خان عبدالصمد خان (خان شہید) کے پشتو زندانی ادبی خدمات

ڈاکٹر نورالبصر امن*

Abstract

Khan Abdul Samad Khan Achakzai was born in Pukhtuns area of Baluchistan Province. He is famous with the name of Khan Shaheed meaning Martyred Khan. At the same time he was a Pukhtun leader and writer. In this articlle the author analyzes the services of Khan Abdul Samad Khan Achakzai which he served in prison (Zandani Adabi Khidmaat) meaning "the literarvy services in penitentiary". There are many freedom fighters in this region before 1947 during British Raj. There were many political and religious groups. Khan Abdul Samad Khan Achakzai struggled for the national freedom with little different thoughts. In this article author analysis the services of the Khan Shaheed which he served in the imprison (Jail).

پشتونوں کی سرزمین پر انگریزوں کی آمد اور اس سرزمین پر قبضہ کرنے کا واقعہ پشتونوں کی تاریخ کا ایک انتہائی اہم باب ہے۔ فرنگیوں کی تقریباً صد سالہ دورِ حکومت میں

---

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ پشتو جامعہ ملاکنڈ، چکدرہ، خیبر پختونخوا۔

اس سرزمین پر ایسے واقعات رونما ہوئے کہ اس نے نہ صرف اس خطے کے لوگوں کے ذہنوں پر اثر کیا بلکہ اس خطے اور ہندوستان کے نقشے کو بھی بدل دیاہے۔

فرنگیوں نے پشتونوں کو غلام بنانے کیلئے ہرممکن کوشش کی اور ہرقسم کے انسانیت سوز حربے اس سرزمین میں روا رکھے، لیکن اس مٹی نے کچھ ایسی شخصیات بھی پیدا کیں کہ جنہوں نے نہ صرف تاج برطانیہ کے خلاف بغاوت کی بلکہ ان سے مقابلے کرنے کی بھرپور کوشش بھی کی ہے اور یہ ان شخصیات کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ تاج برطانیہ جیسی عظیم قوت یہاں سے جانے پر مجبورہوگئی۔ انگریزوں نے اپنی حکومت کے خلاف کسی بھی بغاوت کو کچلنے کیلئے زندان کا دروازہ کھولا تھا اور جو شخص حکومت کے خلاف ہوتا، ان کو بغاوت کے الزام میں قید یا نظر بند کردیا جاتا تھا۔

تاریخ میں ایسی بہت سی شخصیات گزری ہیں جنہوں نے انگریزوں کی قید میں اپنی زندگیاں قربان کیں، لیکن حکومت کو تسلیم کرنے سے مسلسل انکار کرتی رہیں۔ ان شخصیات میں بعض اہل قلم حضرات بھی شامل تھے۔ یہ اہل قلم حضرات اگر باہر تلوار سے لڑتے تو جیل کے اندر قلم کے ذریعے آزادی کی جدوجہد کو جاری رکھتے، جس کے نتیجے میں ہندوستان کی دوسری زبانوں میں عموماً اور پشتو زبان میں خصوصاً بہت سا زندانی ادب وجود میں آیا۔ پشتو میں معلوم زندانی ادب کا سلسلہ خوشحال خان خٹک سے شروع ہوا ہے لیکن انگریز دور اور ہندوستان کی تقسیم کے بعد شعوری طور پر نظم اور نثر کی صورت میں بہت زیادہ زندانی ادب تخلیق ہواہے۔ پشتو ادب کے زندانی شعرا ء اور ادباء کی طویل فہرست میں ایک نمایاں نام خان عبدالصمد خان (خان شہید) کا بھی ہے۔

خان عبدالصمد خان 7جولائی 1907ء کو گلستان ضلع پشین میں نورمحمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ اپنی پیدائش کے بارے میں لکھتے ہیں:۔-

> ''بزرگوں سے سنا ہے کہ میں 7جولائی 1907ء کو پیدا ہوا ہوں، قوم قبیلے میں اچکزئی ہوں، کوئٹہ کے ضلع پشین کے علاقے گلستان کے عنایت اللہ کاریز میں میری پیدائش ہوئی ہے''۔[۱]

خان شہید چونکہ بچپن ہی سے انگریزی استعمار کی مخالفت کرنے اور انگریزوں کی

حکمرانی کو تسلیم نہ کرنے والے آزاد اور باغیانہ ذہن کے مالک تھے، اسی جذبے کے تحت خان شہید نے یہ طے کرلیا تھا کہ وہ اپنی قوم کو آزادی دلانے کے لئے عملی طور پر میدان میں اتر کر جدوجہد میں حصہ لیں تا کہ اس خطے کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلاسکیں۔[۲]

انگریزوں کے خلاف کچھ کہنا یا کرنا اس وقت بہت مشکل کام تھا، لیکن خان شہید کو یہ اندازہ تھا کہ اس کے سوا غلامی سے نجات حاصل کرنے کا کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ خان شہید پہلی دفعہ غازی امان اللہ خان کے ساتھ انگریزوں کے خلاف لڑنے کے لئے 1928ء میں جب بلوچستان سے افغانستان جارہا تھے تو اس حرکت کا جب انگریزوں کو پتہ چلا تو انہوں نے خان شہید کو گرفتار کرکے زندان میں قید کرلیا۔ یہ خان شہید کی پہلی گرفتاری تھی۔[۳]

اسی گرفتاری کے بعد مسلسل خان شہد کی گرفتاری، نظر بندی اور قید و بند کا سلسلہ شروع ہوگیا اور دوسری دفعہ فرنگی حکومت نے 15مئی 1930 کو اس الزام میں گرفتار کیا کہ حکومت کے خلاف لوگوں میں بغاوت پھیلا رہا ہے۔ اس کے علاوہ خان شہید کئی دفعہ گرفتار ہوئے اور انہوں نے تقریباً 30 سال تک جیل کاٹی ہے۔[۴] خان شہید نے مصمم ارادہ کر رکھا تھا کہ ہر حال میں انگریزوں کی غلامی سے اپنی قوم کو آزادی دلاؤں گا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے انہوں ہر طرح کی رکاوٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جیل کے تنگ و تاریک ماحول نے بھی خان شہید کو اپنے راستے سے نہیں ہٹایا۔

خان شہید نے نہ صرف باہر آزادی کی جدوجہد جاری رکھی بلکہ جیل کے اندر بھی انہوں نے قلم کے ذریعے مخالفت جاری رکھی۔ کیونکہ اس وقت تلوار سے زیادہ قلمی جہاد کی ضرورت تھی۔ خان شہید کی علم دوستی کے حوالے سے ڈاکٹر نصیب اللہ سیماب لکھتے ہیں۔۔۔

> خان شہید نے سب سے پہلے خود علم کی پیاس محسوس کی اور اسی احساس کو قوم میں منتقل کرنے کی کوشش کی اور عصری علوم کو قوم کے لئے بہتر قرار دیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایک ایسا دور آنے والا ہے جس میں عصری علوم کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ جس کا ثبوت آج کا ترقی یافتہ دور ہے اور اس کے ساتھ دینی علوم کو بھی ضروری قرار دیا۔ خان شہید نے علم حاصل کرنے کے لئے خود عملی مثال پیش کی۔[۵]

ویسے تو خان شہید نے اس حوالے سے بہت کام کیا لیکن یہاں پر ہم خان شہید کی ان ادبی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں جو انہوں نے اپنے قید و بند کے دوران جیل میں لکھے ہیں۔ ملک رمضان ارمانی خان شہید کی قیدوبند کے دوران ادبی اور قلمی خدمات کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہیں:۔۔۔

> خان شہید اور ان کے دیگر ساتھیوں نے انگریزوں کے خلاف بڑی جدوجہد کی، بہت سی سختیاں برداشت کیں، جیل میں بند ہوئے، جیل میں خان شہید اور ان کے ساتھیوں پر انگیزوں نے بہت سے مظالم ڈھائے اور ان پر تشدد کیا۔ خان شہید کو متواتر پابند سلاسل رکھا گیا۔ لیکن انہوں نے جیل ہی میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ بی اے تک ڈگری جیل ہی میں حاصل کی۔ کئی کتابیں لکھیں اور کئی کتابوں کے تراجم کیے اور مضامین لکھے۔ تراجمے کی کتابوں میں *گلستان*، *ترجمان القرآن*، *کیمیائے سعادت*، *سیرت النبیﷺ* کی پہلی جلد کا پشتو میں ترجمہ کیا، پشتو ڈکشنری پر کام کیا اور *پشتو لیک دود* کے نام سے پشتو میں ایک کتاب لکھی جس میں پشتو کو صوتی انداز میں لکھنے کا نظریہ پیش کیا۔ کینیڈا کے مشہور ادیب میاں بیوی دارلٹ اور ڈائی سن کارٹر کی کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا ور جیل ہی میں اپنی مشہور سوانح حیات تحریر کی۔ [۶]

جیل کے اندر تمام تر سختیوں کے باوجود جو کام خان شہید نے سرانجام دیئے ہیں، وہ یقیناً قابل تعریف ہیں اور پشتو ادب کا سرمایہ ہیں۔ اب ہم ان تحریروں کا جائزہ لیتے ہیں جو انہوں نے اپنے قید و بند کے دوران لکھے ہیں۔

زما ژوند او ژوندون(میری زندگی اور جدوجہد)

خان شہید کی زندانی ادبی آثار میں یہ سب سے اہم کتاب ہے جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے لکھنے کی ابتداء انہوں نے ملتان جیل سے کی تھی، اسی کے بارے میں اس کتاب کے آغاز ہی میں لکھتا ہے:

> سن 1959ء جولائی کی دوسری تاریخ ہے اور میں ملتان کی ڈسٹرکٹ جیل میں ہوں اور وہاں یہ تحریر کر رہا ہوں۔[۷]

اس کتاب میں خان شہید نے اپنے ذاتی حالات، خاندانی پس منظر اور اپنی زندگی کے کھٹے میٹھے واقعات لکھیں ہیں، یہ سارے واقعات انہوں نے سادہ الفاظ میں بے ساختگی

کے ساتھ لکھے ہیں۔ اس کتاب میں سیاسی اور تاریخی تحریکوں کے ساتھ ساتھ پشتون ثقافت کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ۸ اس کتاب میں اور بہت سارے واقعات و حالات کے علاوہ جیل کے اندرونی واقعات بھی لکھے ہیں۔ کوئٹہ جیل کے بارے میں لکھتے ہیں:

> کوئٹہ کی جیل میں ہر قسم کے لوگ ہمارے ساتھ رہتے تھے۔ شہری، بازاری، گاؤں والے، پٹھان، بلوچ، ہزارہ، پنجابی، ہندی، بنگالی، مسلمان، سکھ، کرسچن، ان پڑھ، سمجھدار، ناسمجھ، عزت دار، بے عزت، بے گناہ گنہگار، نئے اور پرانے شیطان، لیکن ہمارے لئے سب سے اذیت ناک چیز ان لوگوں کی بُری عادات اور فضول گفتگو تھی۔ ۹

اس کتاب میں خان شہید نے مروجہ رسم الخط سے انحراف کیا ہے اور اپنا رسم الخط اختیار کیاہے ۔اگرچہ واقعات کی تاریخی ترتیب کا ربط بھی کمزور ہے، لیکن پھر بھی زندان کی تاریکیوں میں یہ چنگاری بھی بڑی روشنی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس حوالے سے پروفیسر عبدالغنی غنو اس طرح رقمطراز ہیں:

بابائے پشتون لپارہ ڈیری ستونزی پہ بند کی ھم وڑاندی وی او لا بہ داسی اووایو چی د ھغوی ٔ زور ولواوالوٹلو(پریشانولو) لپارہ ڈول ڈول ختڈونہ جوڑیدل"۔ ۱۰

> ترجمہ: بابائے پشتون جیل میں بھی بہت سے مسائل سے دوچار تھے اور اس طرح کہنے میں بھی مبالغہ نہ ہوگا کہ ان کو اذیت اور تکلیف دینے اور پریشان کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کررہے تھے۔

صمد اللغات

یہ پشتو زبان کی لغت ہے جو کہ ہزاروں ذخیرہ الفاظ پر مشتمل ہے۔ یہ لغت 1953ء میں کوئٹہ جیل میں قیدوبند کے دوران لکھی ہوئی ہے، لیکن یہ ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی ہے۔۱۱ خان شہید کی اس کوشش کو ہم انتہائی قدر کی نگاہ سے اس لئے بھی دیکھتے ہیں کہ پشتو میں لغات نگاری شروع سے ہی کم ہے اور جو لغات موجود بھی ہیں وہ ضرورت سے بہت کم ہیں اور یہ ایک علمی اور دقیق کام بھی ہے۔ اس لغت کے حوالے سے بخت اللہ لکھتے ہیں:

> صمد خانی لغت پشتو کی نئی لغات میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ ہم اس قاموس میں ہزاروں

ایسے الفاظ دیکھتے ہیں کہ وہ ابھی تک ایک لغت میں بھی نہیں تھے۔ اس قاموس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں ہرلفظ کی وضاحت سلیس اور عام فہم پشتو میں ہوا ہے۔ [۱۲]

خان شہید کی یہ زندانی کاوش قابل صد تحسین ہے، لیکن یہ لغت ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے۔

پښتو ژبہ او لیک دود (پشتو زبان اور رسم الخط)

پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ کے مطابق خان عبدالصمد خان وہ اکیلا سیاسی رہنما ہے جنہوں نے قید و بند کے دوران سب سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں، جس میں ایک چھوٹی سی کتاب *پښتو ژبہ او لیک دود* بھی شامل ہے۔ [۱۳]

پروفیسر صاحب کی اس بات میں اگرچہ تھوڑا مبالغہ ہے، کیونکہ سیاسی زندانی رہنماؤں میں عموماً اور پشتون راہنماؤں میں خصوصاً بہت ساروں نے جیل ہی میں کتابیں لکھی ہیں۔

یہ کتاب خان شہید نے جون ۱۹۵۶ء میں لکھی ہے ان دنوں میں خان شہید سنٹرل جیل لاہور میں قید تھا اور لاہور کے جسٹس شبیر احمد کی عدالت میں دفعہ 153,124,123 کے تحت آپ کے خلاف مقدمات چل رہے تھے۔ اس عدالت میں خان شہید نے جو بیان دیا ہے وہ 25اکتوبر 1956ء کو لاہور کے سنٹرل جیل میں لکھا گیا ہے۔[۱۴]

تو اسی حوالے سے یہ خان شہید کی زندانی تخلیقات میں شمار ہوتا ہے۔

یہ کتاب پہلی بار 1956ء میں " ورور پشتون" تنظیم نے شائع کی۔ اس کی دوسری طباعت میں کتاب کی اصل متن صرف 49 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں پشتو رسم الخط کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 137 صفحوں پر ان اعتراضات کے جوابات ہیں جو لوگوں نے اسی رسم الخط پر اٹھائیں ہیں۔ یہ کتاب دوسری بار پشتونخوا ادبی شعبہ کوئٹہ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

خان شہید کی یہ منفرد رسم الخط اس تک محدود رہ گئی اور اسکے بعد کسی نے بھی خان شہید کی رسم الخط میں دلچپسی نہیں لی سوائے پروفیسر عبدالغنی غنو کے کہ وہ واحد پشتون ہے کہ صمدخانی رسم الخط میں ابھی تک لکھائی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ خان شہید نے جیل میں

دوسری زبانوں سے جو تراجم کیے ہیں اس کا بھی جائزہ لیتے ہیں۔

گلستان

یہ شیخ سعدی شیرازی کی کتاب "*گلستان*" کا فارسی سے پشتو ترجمہ ہے جو کہ انہوں نے کوئٹہ اور مچھ جیل میں کیا ہے۔ فارسی نثر کو پشتو نثر میں اور فارسی اشعار کو پشتو اشعار میں ترجمہ کیا گیاہے۔ اس کتاب کی انتساب اپنے والد صاحب نور محمد خان اچکزئی کے نام کیا ہے۔ خان شہید اس ترجمے کے بارے میں خود لکھتے ہیں۔۔۔

"میں نے اپنی پہلی کوشش شیخ سعدی کی کتاب "*گلستان*" سے کیا۔ کیونکہ یہ کتاب صدیوں سے جنوبی پشتونخوا میں عام طور پر لوگ پڑھ رہے ہیں"۔ [۱۵]

ترجمان القرآن

یہ اردو کی چند معتبر اور مستند تفاسیر میں سے ایک ہے جو مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھی ہے۔ اس تفسیر کو خان شہید نے پشتو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کی ابتداء 1948ء میں مچھ جیل سے کیا ہے۔[۱۶] اس ترجمے سے خان شہید کی علمیت اور مذہبی عقیدت کا اندازہ ہوتا ہے، لیکن یہ تفسیر ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔

کیمیائے سعادت

کیمیائے سعادت مشہور بزرگ امام غزالی کی مشہور تصنیف ہے اس کا اصل موضوع اخلاقیات پر مشتمل ہے کیونکہ پشتونو ں کے معاشرے میں اس وقت اسی طرح اخلاقیات کی ضرورت تھی اسی ضرورت کے مدنظر اس مشہور کتاب کا پشتو میں ترجمہ خان شہید نے کیا ہے۔

سیرت النبیؐ

یہ سیرت النبیؐ پر مولانا شبلی نعمانی کی لکھی ہوئی مشہور کتاب ہے۔ اس کی پہلی جلد کا ترجمہ خان شہید نے اس غرض سے کیا ہے کہ پشتون اپنے پیغمبرﷺ کی سیرت سے آگاہی

حاصل کریں۔

دَ ازادی پاړی (آزادی کا اُفق):

یہ کتاب چارلٹ اور ڈائسن کارٹر کی انگریزی کتاب Future of Freedom ہے جو کہ خان شہید نے "دَ ازادی پاړی" کا نام سے پشتو میں ترجمہ کی ہے لیکن یہ ترجمہ نامکمل ہے۔

جیل میں چونکہ بہت سی مشکلات ہوتی ہیں دوسری قسم کی تخلیقات کے نسبت شاعری اور تراجم اچھے طریقے سے ہوئے ہیں، اس لیے خان شہید نے چند اہم کتابوں کا متراجم رہے ہیں۔

اس کے علاوہ خان شہید نے جیل میں بہت سارے خطوط بھی لکھے ہیں جس کا اردو ترجمہ پروفیسر عبدالغنی غنو نے ''خان شہید کے خطوط'' کے نام سے کیا ہے۔ اگر خان شہید کی یہ آثار زیورِ طباعت سے آراستہ ہوجائے تو یہ پشتو کی حسبیات میں اچھا اضافہ ثابت ہوجائے گا۔

حوالہ جات

۱۔ اچکزئی، عبدالصمد خان ''زما ژوند او ژوندون'' (لومړے ټوک) پشتونخوا خوردنی کوئٹہ۲۰۰۷ء، ص۶۷

۲۔ ارمانی ملک، رمضان،تحریک آزادی کےعظیم سالار، ماہنامہ سھار کوئٹہ دسمبر۲۰۱۳ء، ص۹۔

۳۔ اچکزئی، عبدالصمع خان، ''زما ژوند او ژوندون'' (لومړے ټوک) پشتو خوروئی کوئٹہ۲۰۰۷ء، ص۳۳۴۔

۴۔ اکبر ہوتی، ایڈوکیٹ، ''خان شہیدعبدالصمد خان اچکزئی''، کپاسون مجلّہ مردان، نومبر دسمبر۲۰۱۲ء ص۶۔

۵۔ سیماب، نصیب اللہ ڈاکٹر،''خان شہید کی رہنما یانہ خصوصیات''، روزنامہ مشرق کوئٹہ، دسمبر۲۰۰۳ء، ص۹

۶۔ ارمانی ملک، رمضان '' تحریک آزادی کے عظیم سالار''، ماہنامہ سھار کوئٹہ دسمبر۲۰۱۳ء، ص۹۔

۷۔ اچکزئی، عبدالصمد کان، ''زما ژوند او ژوندون'' (لومړے ټوک) پشتونخوا اخورونی کوئٹہ،۲۰۰۷ء، ص۶۸۔

۸۔ افغان، بخت اللہ، ''خان شہید ژوند او د هغہ ادبي صحافتي خدمات'' پشتو ڈیپارٹمنٹ بلوچستان یونیورسٹی س ن ص۱۸۔

۹۔ اچکزئی، عبدالصمد خان، ''زما ژوند او ژوندون'' (لومړے ټوک) پشتونخوا خورنی کوئٹہ۲۰۰۷ء ص۱۵۸۔

۱۰۔ غنو، عبدالغنی پروفیسر، ''مقدمہ زما ژوند او ژوندون''، دَ عبدالصمد خان، ص۳۹۱۔

۱۱۔ عبدالصمد خان اچزئی۔PS.etactary 13.4.2013

۱۲۔ افغان، بخت اللہ" خان شہید ژوند او دَ ھغہ ادبی خدمات" پشتو ڈیپارٹمنٹ بلوچستان یونیورسٹی س ن ص۱۷۔

۱۳۔ حمید اللہ، صاحبزادہ، پروفیسر، پشتو ادب بلوچستان میں" پشتو ادبی بورڈ پشاور۔

۱۴۔ اچکزئی، عبدالصمد خان ''عدالتی بیان'' پشتونخوا ملی عوامی پارٹی اسلام آباد۔ دسمبر۲۰۰۶ء،ص۲۰۔

۱۵۔ افغان، بخت اللہ ''خان شہید ژوند او دَ ھغہ ادبی صحافتی خدمات'' پشتو ڈیپارٹمنٹ بلوچستان یونیورسٹی س ن ص۱۶۔

۱۶۔ htt.://ps.etactary.p1

New Publication of NIHCR

ETHNICITY, ISLAM AND NATIONALISM

Muslim Politics in the North-West Frontier Province (Khyber Pakhtunkhwa) 1937-1947

Sayed Wiqar Ali Shah

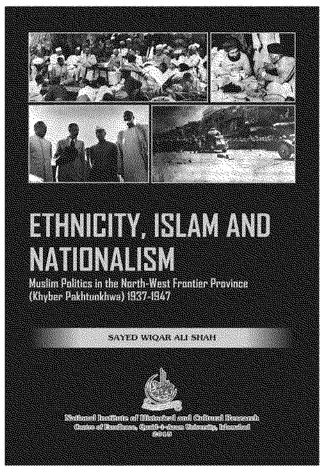

About The Book

This book deals with the complex political and ideological developments in the North-West Frontier Province during the last decade of colonial rule. By focusing on the Khudai Khidmatgar movement it examines the emergence of modern styles of agitational and democratic politics among the NWFP Muslims, the majority of whom were Pshtoons. The issue of Pashtoon ethnicity, its interaction with subcontinental Muslim identity and Indian nationalism, are central themes of this study. This tripolar relationship had its ambiguities, especially in relating Pashtoon ethno-regionalism with Muslim nationalism as articulated by the All-India Muslim League.

This study focuses on the politics of the North West Frontier Province of undivided India between 1937 and 1947, the only Muslim majority province which supported the Indian National Congress in its struggle against the British Raj.

It also explores the rise of the Khudai Khidmatgars, the Congress 'desertion' of the Frontier people on the eve of Partition, the dismissal of the provincial Congress ministry by M.A. Jinnah, and the ambiguous position of the Khudai Khidmatgars in the context of the new nation of Pakistan.

SEND YOUR SUBSCRIPTION NOW

National Institute of Historical and Cultural Research
Centre of Excellence, Quaid-i-Azam University (New Campus)
PO Box No. 1230, Islamabad - Pakistan.